8 نومبر 2012ء

معاشی نمو کو تحریک دینے کے لیے گورننس کے اچھے طریقے تشکیل دینے اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے معاشی نمو کو تحریک دینے کے لیے گورننس کے اچھے طریقے تشکیل دینے اور نافذ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

آج کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں چوتھی سی ای او سمٹ اور کتاب ''100 Business Leaders of Pakistan'' کی تقریب رونمائی سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اچھی کارپوریٹ گورننس کے نظاموں پر جتنا زور دیا جائے کم ہے کیونکہ ان سے پرکشش سرمایہ کاری ماحول پیدا ہوتا ہے جو سرمایہ کاروں کا اعتماد برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے جس کے نتیجے میں حصص کی قیمتوں پر مثبت اثر پڑتا ہے اور کم لاگت کا سرمایہ لانے کے امکانات جنم لیتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ رہنماؤں میں اعلیٰ درجے کی بصیرت ہونی چاہیے کہ وہ مستقبل کے رجحانات کو دیکھ سکیں، ادارہ جاتی رکاوٹوں کا پہلے سے اندازہ کرسکیں، مقابلے کی فضا قائم رکھ سکیں اور تبدیلیوں کے ساتھ تیزی سے خود کو ڈھال سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ رہنماؤں کو اپنی کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ منافع کمانے کے عمل کا سماجی خدمت اور معاشرے کی بہبود کے ساتھ توازن قائم رہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ دشوار ترین ماحول کے باوجود پاکستان کا کارپوریٹ سیکٹر اپنے وجود کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا اور اس نے ترقی کی ہے۔ بیرون ملک توسیع کرنے کی راہ میں چیلنجز ہیں، وہ چیلنجز جن سے ہماری کمپنیوں کا پہلے واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن میں چاہوں گا کہ ہمارا کارپوریٹ سیکٹر علاقائی اور عالمی مارکیٹ کی طرف اور بھی زیادہ مستعدی سے قدم بڑھائے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ ہمیشہ سے آگے بڑھ کر خواب دیکھیں۔

ان کا کہنا تھا کہ جب آپ بیرون ملک منصوبے شروع کریں گے تو وہاں مقیم لاکھوں پاکستانی آپ سے تعاون کریں گے۔ وہ آپ کے برانڈز اور مصنوعات کے معیار سے واقف ہوں گے۔ وہ عالمی منڈیوں میں آپ کے قدم جمانے میں کلیدی کردار ادا کرسکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فارن ڈائریکٹ انویسٹمنٹ (FDI) حقیقی شعبے کے مادی (tangible) اثاثوں میں سرمایہ کاری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایف ڈی آئی کے ذریعے رقم اور سرمائے کی آمدورفت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ نہیں ہے اور رقوم کی ایسی آمدورفت میں یہ اتار چڑھاؤ ہی ہے جو سینٹرل بینکر کو راتوں کو جگائے رکھتا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ پاکستانی معیشت کو اس مستقل تصور کو ترک کرنا چاہیے کہ ملک میں آنے والی ایف ڈی آئی معیشت کی صحت کا پیمانہ ہے اور ہمیں ملک سے باہر جانے والی (outward) فارن ڈائریکٹ انویسٹمنٹ کو وہ توجہ دینی چاہیے جس کی وہ مستحق ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج دنیا ایک مشکل دور سے گذر رہی ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہماری قیادت کی سوچ کاروبار کے انتظام سے ہم آہنگ ہو۔ آج کے کاروباری رہنما کو اندرونی و بیرونی دونوں محاذوں پر کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ کسی بھی معاشی کاروبار کے نظام میں پیدا ہونے والی پیچیدگیاں معاشی عدم توازن کی صورت میں سامنے آسکتی ہیں جس میں طلب میں کمی، مہنگائی، مالی مارکیٹوں میں اتار چڑھاؤ وغیرہ شامل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ واقعات سے ہم نے جو اہم ترین سبق سیکھا ہے وہ خطرے کی مینجمنٹ کے بنیادی پہلوؤں کو اہمیت دینا ہے۔ مثلاً بینکوں کے ابتدائی دور سے ایک بنیادی اصول ہے کہ 'اپنے تمام انڈے ایک باسکٹ میں نہ رکھیں'۔ اگر اس سادہ اصول پر عمل کیا جاتا تو کئی ادارے بھاری نقصانات سے بچ سکتے تھے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ کارپوریٹ گورننس میں بہتری کو صرف بینکوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ تجارت سے وابستہ تمام اداروں کو بھی اسے اختیار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ عالمگیریت (گلوبلائزیشن) کی رفتار میں اضافہ ہوگیا ہے، جس سے ملکی اور عالمی اقتصادی ربط ضبط (integration) بھی بڑھا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانی چیف ایگزیکٹوز کی نئی نسل خطرات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ کسی بھی ماحول سے مطابقت پیدا کرنا سیکھ جائے گی۔ ان کی یہ صلاحیت عالمی منڈی میں ہمارا مفید ہتھیار ہوگا۔ عالمی منظرنامے پر اپنی مہارتیں آزمانا ہی آج کا اصل چیلنج ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہر چیلنج سے آپ کی کامیابی کی نئی داستان لکھی جائے گی اور آپ کے اندر وہ تمام قائدانہ صلاحیتیں اور بصیرت موجود ہے جو اس عظیم لیکن قابل حصول ہدف کو پورا کرنے کے لیے درکار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آخر کار انسان کو اپنی پہنچ سے بڑھ کر منزل سر کرنی چاہیے۔ اسی طرح یہ ملک معاشی نمو اور خوشحالی کے نئے دور میں داخل ہوگا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ آج سے بیس سال بعد میں یہ کہانی سننا پسند کروں گا کہ ایک پاکستانی کارپوریشن نے عالمی مارکیٹ میں قدم رکھا، مشکلات کا سامنا کیا اور ان پر قابو پایا اور فارچون گلوبل 500 کی کمپنیوں کی فہرست میں مسلسل شامل ہونے والی پہلی پاکستانی کمپنی بن گئی۔

☆☆☆